مُتَنَبّیِ قادیاں اپنے جلیل القدر ”مرید“ کی نظر میں

مولانا تاج محمدؒ

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی وہ مشہور و معروف شخصیت ہیں جو قریباً ۲۵ برس تک مرزا غلام احمد قادیانی کے خاص الخاص، جلیل القدر مریدین میں شمار ہوتے رہے۔ مرزا صاحب کو آپ سے بے پناہ محبت تھی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب پر اپنا فضل وکرم فرمایا کہ ۲۵ برس بعد مرزائیت سے تائب ہوگئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مرزائیت کے زمانے میں قرآن کریم کی ایک تفسیر بنام ”تفسیر القرآن بالقرآن“ لکھی۔ مرزا غلام احمد کے نزدیک ڈاکٹر صاحب کا کیا مقام تھا؟ اس کے لیے مرزا صاحب کے درج ذیل ارشادات ذہن میں رکھیے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ”حدیث شریف میں آتا ہے کہ مہدی کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی۔ جس میں اس کے تین سو تیرہ مریدوں کے نام درج ہوں گے۔ یہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی۔ بموجب منشا حدیث کے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفا رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں (پھر اس سے آگے مرزا صاحب ان تین سو تیرہ صاحبان کا نام درج کرتے ہیں۔ جن میں نمبر ۱۵۹ پر ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کا نام ہے۔
(انجام آتھم ص ۳۱۲ ضمیمہ ص ۴۳)

مرزا صاحب نے اپنی کتاب ”ازالہ اوہام“ مطبوعہ لاہور ص ۸۰۸ پر ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے کہ ”حبی فی اللہ میاں عبدالحکیم خاں جوان صالح ہے۔ علامات رشد و سعادت اس کے چہرہ سے نمایاں ہیں۔ زیرک اور فہیم آدمی ہیں۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں۔ امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کئی خدمات اسلام ان کے ہاتھ سے پوری کرے گا۔“

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مرزائیت کے زمانہ میں قرآن مجید کی جو تفسیر لکھی تھی۔ اس کے متعلق مرزا جی لکھتے ہیں کہ ”ڈاکٹر صاحب کی تفسیر القرآن بالقرآن ایک بے نظیر تفسیر ہے۔ جس کو ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے۔ نہایت عمدہ شیریں بیان ہے۔ اس میں قرآنی نکات خوب بیان کیے گئے۔ یہ تفسیر دلوں پر اثر کرنے والی

ہے۔'' (اخبار بدر ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ بحوالہ فسانہ قادیاں)

چونکہ ڈاکٹر کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کو خدمت اسلام لینا منظور تھا۔ اس لیے ۲۵ برس مرزائیت میں ضائع کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کو توبہ کی توفیق ملی۔ ڈاکٹر صاحب کے مرزائیت سے تائب ہونے کے اصل وجوہات کیا تھے؟ اس کا تذکرہ تو آگے آئے گا۔ پہلے ہم مرزا صاحب پر بحران کے طاری ہونے کی حالت کا ذکر کرتے ہیں۔ جو ڈاکٹر صاحب کے مرزائیت کو چھوڑنے پر طاری ہوئی۔

لکھتے ہیں ''ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا اگر تقویٰ صحیح ہوتا تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا۔ کیونکہ وہ اس کا اہل ہی نہیں تھا۔ اس کی تفسیر میں ذرہ بھر روحانیت نہیں اور نہ ہی ظاہری علم کا کچھ حصہ'' (اخبار بدر ۷ جون ۱۹۰۶ء بحوالہ فسانہ قادیاں)

سوچنے کا مقام ہے۔ ڈاکٹر صاحب جب تک مرزائی رہے ان کی تفسیر ایک بے نظیر تفسیر تھی۔ عمدہ شیریں بیان تھی۔ دلوں پر اثر کرنے والی تھی۔ جب مرزائیت سے تائب ہوئے تو مرزا صاحب نے ان کی مذمت شروع کر دی کہ ایسا تھا' ویسا تھا' گنجا تھا' لنگڑا تھا' لولا تھا' تفسیر لکھنے کا نااہل تھا' روحانیت نزدیک نہ پھٹکی' ظاہری علم سے کچھ حصہ نہ پایا۔

ڈاکٹر صاحب نے مرزائیت سے تائب ہونے کے وجوہات ''تفسیر القرآن بالقرآن'' کے آخری ایڈیشن میں ص ۲۴۴ تا ص ۲۹۰ یا عیسیٰ انی متوفیک کی تفسیر کے تحت تحریر فرمائے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان درج کرنے سے پیشتر مولوی دوست محمد شاہد مولف ''تاریخ احمدیت'' کا بیان بھی پڑھ لیجئے۔ جو تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۱۷۸ پر درج ہے کہ ''ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے جو اپنے عقیدہ کی وجہ سے کہ نجات کا دارو مدار صرف ایمان توحید و قیامت پر ہے جماعت سے خارج کیا گیا'' تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۱۷۸ کی مندرجہ بالا عبارت ہی دراصل اس مضمون کی محرک ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے مرزائیت سے تائب ہونے کے وجوہات خود ان کی زبانی سنیے۔

لکھتے ہیں۔ ''عرصہ ۲۵ سال تک میرا یہی عقیدہ رہا کہ مسیح علیہ السلام جو رسول تھے فوت ہو چکے ہیں اور بڑی ارادت کے ساتھ میں مرزا صاحب کا مرید رہا۔ ان کے عیب اور خطاؤں کو بشری کمزوریوں پر محمول کرتا رہا۔ عالم قرآن اور مزکی خلق ہونے کی نسبت خالی دعوے سنتا رہا مگر نہ کبھی قرآنی مشکل ہی ان کی طرف سے حل ہوئی نہ کوئی نکتہ معرفت ایسا سنا جو مجھے اپنے طور پر معلوم نہ ہوا ہو نہ ان کی صحبت میں تزکیہ نفس اور رجوع الی اللہ کے خاص تاثیر

دیکھی۔ جو غیبت میں میسر نہ آئی۔ پھر بھی حسن عقیدت کے طور پر قریباً بیس روپے ماہوار سے حتی الامکان ان کے لنگر، سکول، اخبارات اور کتب وغیرہ کی امداد کرتا رہا۔ اردو انگریزی تفاسیر اور تذکرۃ القرآن ہزاروں روپے کے صرف سے ان کی تائید میں شائع کرتا رہا۔ حسن عقیدت کے غلبہ نے کبھی کچھ سوچنے نہ دیا۔ ذکر مرزا کی وجہ سے عام مسلمان میری تفاسیر اور دینی رسائل سے کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اکثر منصف مزاج اور غیر متعصب اشخاص نے جو میری دینی تصانیف کو پڑھا تو وہ ان سے بہت مستفید اور محظوظ ہوئے اور میرے نام لکھتے رہے کہ مرزا صاحب کے متعلق جو مضامین ان تفاسیر میں ہیں ان کو نکال دیں۔ تا کہ عام مسلمان اس سے مستفید ہو سکیں۔ مگر میں نے ان کی تحریروں پر کچھ خیال نہ کیا۔

جماعت (مرزائیہ) کثیر ہو جانے کی وجہ سے مرزا صاحب میں تمام اسلام پر مرزا کی شخصیت اور کبریائی حد تک بڑھتی گئی اور ان کی جماعت پرستی غالب ہو گئی۔ خداوند عالم اور تمام انبیاء کا استہزاء ہونے لگا۔

جماعت احمدی میں خاص مرزا کے اذکار کا جوش ایسا غالب ہو گیا کہ تسبیح تقدیس اور تحمید تمجید باری تعالیٰ قریب قریب مفقود ہو گئے یا محض برائے نام رسمی طور پر رہ گیا اور سوائے اس ایک مسئلے (حیات و وفات مسیح علیہ السلام) کے اور تمام قرآنی تعلیموں کا چرچا جاتا رہا اور جس ایک ہی مسئلہ کا مذاق رہ گیا کہ گویا پرستش باری تعالیٰ کی بجائے مرزا صاحب کی پرستش قائم ہو گئی اور عملی طور پر ان کا کلمہ الا المرزا ہو گیا کیونکہ الا میں معبود و مطلوب وہی ہے۔ جس قدر میں اس بات پر زور دیتا تھا کہ کوئی شخص کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ قرآن مجید کے تمام مسائل پر علی التناسب زور نہ دیا جائے ایک ہی مسئلہ (حیات و وفات مسیحؑ) پر تن جانا اور اسی کو تمام امور پر غالب اور مقدم کرنا ایک قسم کا جنون اور سخت فسادات کی بنا ہے۔ مگر وہ مرزا کے دیوانے کب سنتے تھے۔

جن بناؤں پر میں عقیدہ مسیحیت و مہدویت و مجددیت مرزا صاحب سے تائب ہوا ہوں۔ وہ مختصراً حسب ذیل ہے۔

۱۔ تمام مسلمانوں کو جو مرزا صاحب کو نہ مانیں۔ خارج از اسلام اور جہنمی قرار دینا اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے کو حرام بتلانا۔

۲۔ جب اہالیان سیالکوٹ نے ایک تحریک پیش کی کہ لنگر کی آمد و خرچ کے اہتمام کے واسطے ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہیے تو آپ (مرزا) نے طیش میں آ کر جواب دیا کہ میں کسی کا خزانچی ہوں۔

۳۔ جب یہ تحریک پیش ہوئی کہ لنگر کا انتظام توجہ طلب ہے۔ مہمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ تو از خود رفتہ ہو کر جواب دیا کہ کیا میں بھٹیاری ہوں۔

۴۔ یہ (مرزا غلام احمد) ایمان ملک یوم الدین کا معطل کنندہ ہے۔ کیونکہ نجات مرزا غلام احمد کے ماننے پر ہی منحصر ہے۔ غور کرو مساوات جبریہ پر......

خدا کا ماننا + اعمال صالحہ + مرزا پر ایمان = نجات
خدا کا ماننا + اعمال صالحہ۔ مرزا پر ایمان = نجات
خدا کا ماننا + اعمال صالحہ = یعنی ہیچ

پس آپ کا کلمہ یہ ہوا لا الہ الا المرزا کیونکہ نجات اللہ کے ماننے اور اعمال صالحہ پر نہیں بلکہ مرزا کے ماننے پر ہے خدا کا ماننا اور اعمال صالحہ سب ہیچ ہیں۔

۵۔ آپ تو تمام دنیا کو جہنمی بنانے کے لیے اتنا بھی نہیں پوچھتے کہ تیرے پاس ہم پر ایمان لانے کے لیے کافی دلائل پہنچے یا نہیں۔ پھر تو کس وجہ سے مخالف ہے۔ کیوں نہ ہو آسمانی حکم جو ہوئے۔ کچھ تو سوچو۔ خداوند عالم، قرآن مجید اور اسلام سے کیوں اعراض کرتے ہو۔ براہ خدا ایک دفعہ تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ کیا تمام دنیا پر آپ خود تبلیغ کر چکے یا آپ کے مرید ہر فرد بشر کو آپ کی مسیحیت کا قائل کر چکے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ عدم تبلیغ کے مجرم آپ اور آپ کی جماعت میں جو ایسے احکام کو دبائے ہوئے گھر بیٹھے ہیں اور تمام دنیا کو سرکش اور کافر بنا رہے ہیں۔

۶۔ مرزا صاحب کا یہ مسئلہ کہ میرے ماننے کے بغیر نجات نہیں۔ رب العالمین کی ربوبیت عامہ اور الرحمان الرحیم کی رحمانیت و رحیمیت تامہ کو پامال کرنے والا اور کل عالم کی سعید فطرتوں اور نیک عملوں پر جھاڑ پھیرنے والا ہے۔ کسی نبی یا رسول نے آج تک یہ نہیں فرمایا کہ کل دنیا کے خدا پرست اور نیک لوگ قطعی جہنمی ہیں۔ جب تک کہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں۔ خواہ ان پر میری تعلیم کی تبلیغ ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ یہ مسئلہ کہ خدا کا ماننا اور اعمال صالحہ اس وقت تک ہیچ ہیں جب تک کہ مرزا کو مدار نجات نہ مانا جائے۔ محض قرآن و حدیث اور عقل سلیمہ کے خلاف ہے۔

۷۔ قرآن، حدیث اور تیرہ سو سالہ اسلام کو مردہ قرار دینا۔

۸۔ سید المرسلین اور خلفائے راشدین کی سخت توہین ہے کہ ان کے مدفن تو بہشتی مقبرہ نہ بنیں اور غلام احمد کا مدفن بہشتی مقبرہ بن جائے۔

۹۔ بے چارے مولویوں کو جو محض اسلام کی خاطر آپ کے خلاف کر رہے ہیں ان کو

ولد الحرام، خنازیر، کور چشم شیطان، حرام زادہ، اوباش، لومڑی، دجال، چوہڑے چمار، سور اور بندر زندیق قرار دینا کیا یہ عمل مرزا صاحب کا واجب الاطاعت ہے ہم دن رات لوگوں کو فحش گالیاں نکالا کریں یا قرآن کریم کی اطاعت کریں۔

۱۰۔ اس امر میں کیا مرزا صاحب کی متابعت چاہیے یا احکام قرآنی اور ارشادات سید المرسلین کی اطاعت جن میں حج کی بابت سخت تاکید ہے؟

۱۱۔ کیا سب مسلمان ایسا ہی کریں یا احادیث صحیحہ کی تہذیب سے ڈریں؟

۱۲۔ اپنی کتابوں کے لیے رقم زکوٰۃ طلب کرنا اور کتابوں کی قیمت اصل مصارف سے سہ چند اور چہار چند رکھ کر ان کا نفع اپنے صرف میں لانا۔

۱۳۔ ازالہ اوہام میں مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر طنزاً کہا گیا ہے کہ یہ بھی کچھ پیشگوئی ہے کہ زلزلے آئیں گے۔ مری پڑے گی۔ لڑائیاں ہوں گی۔ قحط پر قحط پڑیں گے۔ پھر ایسی پیشگوئیوں کو عظیم الشان بتایا جا رہا ہے۔ مسیح علیہ السلام کے معجزات کو مسمریزم کرشمے بتایا۔

۱۴۔ البدر ۳۰/۲۳ جنوری میں شائع کیا کہ ہر ایک بیعت کنندہ پر فرض ہے کہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی لنگر خانہ میں چندہ روانہ کرتا رہے۔ ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اس کا نام بیعت سے خارج ہو گا۔ کیا تمام انبیاء ایسے ہی پیٹ گزارا کرتے تھے۔ اس حساب سے جو بے چارہ نادار چندہ نہ دے سکے وہ گویا اسلام سے خارج اور جہنم میں جھونکا جائے گا۔

میں نے چند ضروری تجاویز پر ایک ضروری خط و کتابت شروع کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی نے مجھ کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ یہ خط و کتابت علیحدہ بنام الحکم نمبر ۴ شائع ہو گئی ہے۔ چونکہ ۱۳ مئی کو میں نے ایک خواب کی بناء پر یہ بھی شائع کر دیا تھا کہ جب تک مرزا صاحب اپنی موجودہ زیادتیوں کا علاج کر لیں میں اپنی بیعت واپس لیتا ہوں۔

محترم قارئین کرام! یہ تھیں وجوہات جن کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی مرزائیت سے تائب ہوئے ہمارے خیال میں علاوہ ان وجوہات کے سب سے بڑی وجہ جو اختلاف کا باعث بنی وہ یہ تھی کہ مرزا غلام احمد مسلمانوں کو کافر کیوں کہتا ہے۔

مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے کلمۃ الفصل ص ۴۹ پر ٹھیک لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے عبدالحکیم خاں کو جماعت (مرزائیہ) سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔